بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم :- اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ - ۲۴ ہجرت ۱۳۴۹ ہش - ۲۴ مئی ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۱۸

برادرم مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع اور درخواستِ دعا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب - ربوہ)

ربوہ ۲۳ ہجرت - گزشتہ رات راولپنڈی سے ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ برادرم میاں منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو پرسوں دوپہر کچھ اسہال کی تکلیف شروع ہو گئی تھی جس کی وجہ سے کل کمزوری بڑھ گئی - احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی و کافی، ارحم الراحمین خدا اپنے فضل و رحم سے آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بکلّی محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے اور ہر طرح حافظ و ناصر رہے - آمین اللّٰھم آمین ۔

رسولِ کریمؐ کا فیضان نہ صرف یہ کہ تمام انبیاءؑ کے فیضان سے بڑھا ہوا ہے

بلکہ صرف آپؐ ہی کا فیضان قیامت تک کیلئے جاری و ساری ہے

فیضانِ محمدیہؐ کے اعلیٰ، اکمل اور اتم ہونے کا ثبوت حضرت مسیح موعودؑ کا وجود ہے

محبتِ رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آنحضورؐ کے احسانات بے پایاں کو یاد کر کے آپؐ پر بکثرت درود بھیجیں

ربوہ میں وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد۔ آنحضورؐ کی سیرۃ طیبہ پر علماءِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ — ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۹۰ ہجری مطابق ۲۱ مئی ۱۹۷۰ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام بہت وسیع پیمانہ پر جلسۂ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں علماءِ سلسلہ نے وجۂ تخلیقِ کائنات، فخرِ موجودات، سرورِ انبیاء، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فہم و ادراک سے بالا مقام اور انتہائی ارفع و اعلیٰ شان کو بہت ایمان افروز پیرائے میں واضح کیا نیز انسانیت کے تمام طبقوں پر آپؐ کے دائمی احسانات بیان کر کے اور اسی طرح اقتصادی و معاشی مسائل کا حل تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں پیش کر کے اور امنِ عالم سے متعلق آپؐ کی بے مثال و لازوال تعلیم اور اُسوۂ حسنہ پر روشنی ڈال کر اِس امر کو بڑی عمدگی سے ذہن نشین کرایا کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان نہ صرف یہ کہ تمام انبیاء کے فیضان سے بڑھا ہوا ہے بلکہ صرف اور صرف آپؐ ہی کا فیضان قیامت تک کے لئے جاری و ساری ہے اور یہ کہ فیضانِ محمدیہ کے اعلیٰ، اکمل اور اتم ہونیکا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے جنہوں نے آپؐ ہی کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت اور آپؐ ہی کے فیضان سے حصّہ وافر پاکر آپؐ ہی کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے وہ رتبہ اور مقام پایا کہ من جانب اللہ مسیحِ موسوی سے ہر لحاظ سے افضل قرار پائے۔

علماءِ سلسلہ نے سامعین کو اِس طرف بھی توجہ دلائی کہ محبتِ رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی بے مثال و لازوال تعلیم پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو کر اور آنحضورؐ کے احسانات بے پایاں کو یاد کر کے آپؐ پر بکثرت درود بھیجیں اور اس میں ایسی مداومت اختیار کریں کہ خدا تعالیٰ خوش ہو کر ہمیں اپنے افضال و انعامات سے نوازتا چلا جائے۔

اِس بابرکت جلسہ میں جو محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا اور دس بجے رات تک جاری رہا اہلِ ربوہ (مردوں، عورتوں اور بچوں) نے جذبۂ عشق و محبت سے سرشار ہو کر بہت کثیر تعداد میں شرکت کی انہوں نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے اذکارِ مقدس کو کمال محویت کے عالم میں اِس قدر ذوق و شوق کے ساتھ سُنا کہ فضا بار بار "خاتم الانبیاء زندہ باد"، "ختم المرسلین زندہ باد" اور "انسانیت زندہ باد" کے پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھتی رہی۔ تقاریر سُننے کے دوران وہ زیرِ لب درود پڑھ پڑھ کر اپنے آقا و مطاع صلے اللہ علیہ وسلم کے رفعِ درجات کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ مختلف تقاریر کے درمیانی وقفہ میں شعراء حضرات نے نعتیہ کلام خوش الحانی سے سُنا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

نمازِ مغرب کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے صدر جگہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم صالح محمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اُردو نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ بعدہٗ علی الترتیب محترم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم محسنِ انسانیت کی حیثیت ہیں" کے موضوع پر، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلّغ بلادِ عربیہ نے "اقتصادی اور معاشی مسائل کا حل تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں" کے موضوع پر، مکرم جناب کمال یوسف صاحب مبلّغ سکنڈے نیویا نے "امنِ عالم کے قیام کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اُسوۂ حسنہ" کے موضوع پر اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضانِ نبوت" کے موضوع پر بہت ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ تقاریر کے درمیانی وقفوں میں مکرم ناصر احمد صاحب شمس نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت "علیک الصّلوٰۃ علیک السّلام"، مکرم مشہود الحق صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فارسی نعت "عجب نوریست درجانِ محمدؐ" نیز مکرم حکیم سید عبد الہادی صاحب بہاری اور مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے نے آنحضورؐ کی شانِ اقدس میں اپنی کہی ہوئی نعتیں خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائیں۔

آخر میں صدرِ جلسہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے محبتِ رسولؐ کے تقاضوں پر اختصار سے روشنی ڈال کر احباب کو آنحضورؐ کی لائی ہوئی بے مثال و لازوال تعلیم پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے اور آنحضورؐ کے احسانات بے پایاں کو یاد کر کے حضورؐ پر بکثرت درود بھیجنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کی صدارتی تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور پھر نمازِ عشاء ادا کی گئی جس کے بعد یہ بابرکت جلسہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ر ہجرت ۱۳۴۹ ہش

محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

(۲)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر نعتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں نقل کیا تھا جو حسبِ ذیل ہے۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

اِس شعر کی خوبی خود ہی واضح ہے۔ اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بغیر کسی زائد لفظ کے حقیقتِ محمدیہ کو بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

یعنی جب سُورج خود مطلع پر چمک رہا ہو تو ایک آنکھوں والے کے لئے آفتاب کے کمال نور کی دلیل خود آفتاب کا وجود ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے کسی مزید توضیح کی ضرورت نہیں اور نہ کسی سائنسی آلہ کی ضرورت ہے۔ ایک ستارہ کو جو خوردبین سے دیکھا جا سکتا ہے دکھانے کے لئے خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے یعنی ایک مزید آلہ کی ضرورت ہوتی ہے جو آنکھ کی روشنی کی مدد کرتا ہے اس کے بغیر اس ستارہ کی شان و شوکت واضح نہیں ہوسکتی صرف بڑے بڑے آلات سے سائنسدان ہی اس کو دیکھ سکتے ہیں لیکن آفتاب ہر شخص جس کی آنکھیں بینا ہوں اس وقت دیکھ سکتا ہے جب وہ مطلع پر نمودار ہوتا ہے۔ اِس لئے اس کے وجود کی دلیل خود اس کا وجود ہی ہوتا ہے۔

بعینہٖ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ سے ہی آپؐ کی صفات آئینہ ہو جاتی ہیں۔ آپؐ کی سیرت کا مطالعہ ایسا ہے جیسے کہ ہر کوئی آفتاب کو دیکھ کر کہہ دیتا ہے کہ یہ آفتاب ہے اسی طرح آپؐ کی سیرت کو پڑھ کر انسان بول اُٹھتا ہے کہ یہ عظیم الشان انسان ہے۔ آپؐ کی سیرت کا ایک ایک واقعہ آپ کی شان اخلاق پر واضح دلیل کا کام دیتا ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آپؐ کی سیرت کا مطالعہ ہی کافی ہے جو گویا زبانِ حال سے پکار پکار کر آپؐ کی شان کو بیان کر رہی ہوتی ہے اور آپؐ کی صداقت پر شہادت قائم کرتی ہے کہ ایسی سیرت کا انسان ضرور صادق ہے وہ کبھی جھوٹ بات نہیں کہتا اور اس کا قول قولِ سدید کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف یہ نہیں بیان کیا کہ آپؐ کی سیرت کا ہر واقعہ آپؐ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے بلکہ ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا ہے کہ جس طرح ایک نابینا آفتاب کو نہیں دیکھ سکتا اور اس کے لئے آفتاب کی آمد دلیل نہیں ہوسکتی اسی طرح روحانیت کا اندھا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت پڑھ کر آپؐ کی شانِ صداقت کو نہیں پا سکتا بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی روحانی آنکھ کھلی ہو۔ یہی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ آپؐ کی سیرت سے آپؐ کی صداقت کے مقام کو سمجھنے کے لئے آپؐ کی سیرت کو ہمدردانہ اور آپؐ کے عشق میں ڈوب کر دیکھا جائے تاکہ آپؐ کی ذات کا ہر پہلو نمایاں ہو کر دیکھنے والے کو پوری پوری طرح نظر آئے کیونکہ ویسے آپ کی سیرت کا مطالعہ تو ایک روحانی اندھا بھی کر سکتا ہے جیسا کہ مثلاً مستشرقین کرتے ہیں جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

چمگادڑ کی طرح جو نورِ آفتاب سے چندھیا جاتے ہیں اور آفتاب کو دیکھ ہی نہیں پاتے اور جن کے لئے "آمد آفتاب آفتاب" کی دلیل نہیں ہوتی ایسے روحانی اندھوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ صرف متقی لوگ ہی اس سے متمتع ہو سکتے ہیں جو ایک عاشق کی طرح آپکی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں انہی کو یہ شرف نصیب ہوتا ہے کہ وہ فنا فی الرسول کا مقام حاصل کریں تاکہ وہ آپؐ کے اُسوۂ حسنہ سے متاثر ہو کر خود بھی آپ کی تقلید میں صاحبِ اوصافِ حمیدہ بن جائے۔ (باقی)

مصطفےٰؐ کے دَم کی برکت دیکھنا

ارضِ افریقہ کی قسمت دیکھنا
جوششِ بارانِ رحمت دیکھنا
ناصرِ احمد خلیفۃ المسیح
دے گیا حق کی شہادت دیکھنا
ہو گئے لاکھوں غلامانِ بلالؓ
ہر مبلغ کی عزیمت دیکھنا
مِٹ گیا ہے ابیض و اسود کا فرق
مصطفےٰؐ کے دم کی برکت دیکھنا
ایک ہی تسبیح کے دانے ہیں سب
یہ خلافت کی کرامت دیکھنا
کوئی فوقیت بجز تقوےٰ نہیں
یہ مساوات و اخوت دیکھنا
چھڑ گئی تنویر پھر جنگِ صلیب
کھائے گی وہ پھر ہزیمت دیکھنا

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶، ۱۷ رمئی ۱۹۷۰ء کی درمیانی شب کو میری پھوپھی جان بشرہ خالدہ صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب وقار واہ کینٹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود محترم محمد اسمٰعیل صاحب فوق مرحوم کا پوتا اور محترم بابو سلامت علی صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کا نواسہ ہے۔

بزرگانِ سلسلہ واحباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صالح عمر عطا فرمائے اور اسے ہر لحاظ سے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(شاہد خورشید دارالرحمت وسطی ربوہ)

قسط ۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

اکرا (گھانا) سے آئیوری کوسٹ روانگی، مقامی احباب کی طرف سے پُرخلوص الوداع

آبی جان (آئیوری کوسٹ) کے ہوائی مستقر پر حضور کا والہانہ خیر مقدم

پریس کے انٹرویو، مسجد احمدیہ میں بصیرت افروز تقاریر اور احباب جماعت کو شرفِ ملاقات

لائبیریا کو روانگی

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے کی جو تازہ رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

آبی جان (آئیوری کوسٹ) ۲۹ راپریل ۱۹۷۰ء

اکرہ ایمبیسیڈر Ambassador ہوٹل سے ۷/۱ ۲ کو صبح ۲۰۔۹ پر (پاکستانی وقت ۳۰-۱۴) روانہ ہوئے۔ جماعت نے نہایت شاندار انتظام کیا ہوا تھا۔ ایرپورٹ پر سامان تولتے وقت پولیس آفیسرز ساتھ ساتھ رہے۔ Passport وغیرہ بھی فوراً ہی چیک ہوگئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ و حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب V.I.P Lounge میں تشریف لے آئے۔ V.I.P Lounge میں عہدیداران جماعت مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے گھانا کی قیادت میں حضور کی خدمت میں موجود تھے۔ Mr. Krobo Adusei مسٹر کوروبو اڈوسائی سابق وزیر زراعت، ٹرانسپورٹ، صنعت، امور داخلہ Dr. Agama ڈاکٹر آگاما۔ لیڈر آف اپوزیشن مسٹر بی کے آدما B.K. Adama وزیر برائے پارلیمانی امور (یہ ماشاء اللہ احمدی ہیں) H.S. Mohama ایچ۔ایس۔مہاما وزیر زراعت موجود تھے۔

عہدہ داران کے علاوہ ایرپورٹ مخلصینِ جماعت اور بہنوں سے بھری ہوئی تھی اور احباب اپنے آقا کی ایک لمحے کے لئے زیارت کرنے کے منتظر تھے۔ دوست باری باری حضور کے ساتھ بیٹھ کر فوٹو کھنچواتے رہے۔ اس عرصے میں حضور مختلف وزراء سے محو گفتگو رہے۔ پونے گیارہ بجے حضور وی۔آئی۔پی Lounge سے جہاز WT 551 میں داخل ہوئے۔ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی قیادت میں عہدیدارانِ جماعت اور وزراء اور آفیسرز جہاز تک آئے۔ جس وقت حضور سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے ایرپورٹ کی فضا اللہ اکبر، اسلام اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا، حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ نے ہاتھ ہلا ہلا کر احباب کے نعروں کا جواب دیا۔ جہاز گیارہ بج کر سات منٹ پر احباب کی دعاؤں کے ساتھ اور تکبیر کے نعروں کے درمیان روانہ ہوا۔

جہاز بارہ بجکر پانچ منٹ پر آبی جان آئیوری کوسٹ IVORY COAST کے ایرپورٹ Robertsfield پر اُترا۔ محترم قریشی محمد افضل صاحب دیگر اکابرینِ جماعت کے ساتھ ایرپورٹ کے اندر استقبال کے لئے اپنے آقا کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ننھے احمدی بچے اور بچیاں پھولوں کے گلدستے جن کی لمبی لمبی ٹہنیاں بھی ساتھ تھیں اٹھائے ہوئے تھے۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ اس کے بعد حضور V.I.P Lounge میں تشریف لے گئے۔ یہاں ٹیلیویژن کیمرہ نصب کیا گیا تھا۔ پریس اور ٹیلیویژن کے نمائندے موجود تھے۔ ایک پاکستانی دوست بھی جو یہاں کے سٹیٹ بنک میں ایک معزز عہدے پر کام کر رہے ہیں مع اپنی بیگم صاحبہ کے آئے ہوئے تھے۔

پریس کے نمائندے نے حضور کا انٹرویو لیا۔ حضور نے فرمایا ہماری اصل غرض تو روحانی ہے اور خدائے واحد کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ ثانوی غرض اوّل یہ ہے کہ جماعت کے دوستوں سے ملاقات کریں نیز یہ معلوم کریں کہ اس ملک کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ اور آپ لوگوں سے بھی ملنے کا شوق تھا۔ اگر آپ لوگ اپنی روحانی اور اخلاقی اور جسمانی صلاحیتوں کا پورا اور صحیح استعمال کریں تو ممکن ہے کہ آپ ساری دنیا کے معلم بن جائیں۔ ایسے صحیح استعمال کی توفیق صرف دعا ہی سے ملتی ہے اسلئے اصل توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیئے۔ فرمایا۔ ہم دو روز یہاں قیام کریں گے اسلئے یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اپنے متعلق مجھے بہت سی معلومات بہم پہنچائیں۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا نائیجیریا اور گھانا دونوں ملکوں میں ہماری بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ گھانا میں ہمارے دو احمدی بھائی وزیر ہیں۔ اسی طرح ٹیگس نائیجیریا میں دو احمدی جج ہیں۔

یہاں سے حضور ایرپورٹ کے بڑے ہال میں تشریف لے گئے جہاں احباب اور بہنیں اور معززین شہر صف بستہ کھڑے تھے۔ بچیوں نے اھلاً و سھلاً و مرحبا یا امیر المومنین خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردوں سے اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے مستورات سے مصافحہ فرمایا۔ مصافحے کے بعد حضور واپس V.I.P لاؤنج میں تشریف لے آئے جہاں حضور نے کچھ دیر توقف فرمایا تاکہ اس اثناء میں پاسپورٹ اور سامان کے متعلق ضروری امور سرانجام پا جائیں۔ کچھ دیر کے بعد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے رپورٹ کی کہ حضور سامان گاڑیوں میں رکھا جا چکا ہے۔ چنانچہ حضور سوا بجے بعد دوپہر ایرپورٹ سے روانہ ہوئے اور پونے دو بجے Hotel Ivoire Inter Continental میں نمبر 1100، 1107 کے suites سوئیٹ میں فروکش ہوئے۔ ہوٹل میں حضور کے ہمراہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا، حضرت میاں صاحب سلمہٗ اور افرادِ قافلہ کے علاوہ معززینِ شہر اور احبابِ جماعت شامل ہیں تشریف لائے۔ ان میں پریذیڈنٹ مسٹر محمد عبداللہ صاحب کولی بالی Coulibaly۔ ابوبکر سلہ صاحب Cilla جو سلسلے کے آنریری مبلغ ہیں۔ مسٹر سوکولے Sokole (انہوں نے اپنی کارپوریشن کی ممبر صدیقی کو ناٹے اور دیگر احمدی بھائی اور بہنیں بھی حاضر تھیں۔ اس کے علاوہ الحاج ابوبکر چیف آف تغرا۔ نیز الحاج طوسے چیف آف جولا Djoula۔ جماعت احمدیہ آبی جان کے سیکرٹری مسٹر عبداللہ جیرو بھی حاضر تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ادا فرمائی۔ نماز کے بعد حضور نے جو تقریر فرمائی اس کا ملخص درج ذیل ہے۔ تقریر کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں مکرم قریشی محمد افضل صاحب مشنری انچارج کرتے تھے اور فرانسیسی سے آگے مقامی زبان جولا میں ایک دوست محمد مصطفےٰ ساتھ ساتھ کرتے جاتے تھے۔ حضور نے فرمایا:۔

"مَیں آپ لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوا۔ قرآن کریم کتاب مبین بھی ہے اور کتاب مکنون بھی۔ کتاب مکنون کے راز وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں پر کھولے جاتے ہیں اور اس طرح کتاب مکنون کے وہ حصے کتاب مبین بن جاتے ہیں۔ قرآن کریم ہر زمانے کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس زمانے کے مسائل کو حل کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ قرآنی معارف سکھائے گئے جن کی زمانے کو ضرورت تھی۔ اسلام پر موجودہ فلسفے اور سائنس کی طرف سے جتنے اعتراض بھی کئے گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سارے اعتراض شافی جواب دے کر دور فرما دیئے۔ حضور نے تمام معترضین کو چیلنج کیا۔ کسی ایک کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چیلنج کو قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ اس دعوے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور سے باہر اندھیرا ہے۔ اسلئے ہمیں بہت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔"

اس کے بعد حضور واپس اپنی قیام گاہ Hotel Ivoire تشریف لے گئے۔

۲۸/۷ بجے۔ آج صبح گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قائم مقام صدر صاحب

Ivory Coast آئیوری کوسٹ۔

موسیو اوفے بوائیں Houphouet Boigny سے ملاقات تھی لیکن صدر صاحب کو ایئر پورٹ پر ایک سربراہِ مملکت کے انتظار میں اسلئے رُک جانا پڑا کہ ان کا جہاز لیٹ ہو گیا تھا۔ ان کا معذرت کا فون آیا کہ آٹھ بجے صبح سے اب تک (گیارہ بجے تک) انتظار کر رہا ہوں اور نہیں کہہ سکتا کہ جہاز کب آئے۔ انہوں نے اپنے نائب سے کہا کہ حضور سے ان کی جگہ ملاقات فرمائیں۔ اور اگر حضور اپنے پروگرام میں سے وقت نکال سکیں تو کل کسی وقت ملاقات ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کل ایک اور مہمان ڈاکٹر بوسیا گھانا سے آرہے ہیں آپ مصروف ہونگے اور ہم کل جا رہے ہیں اسلئے وقت نہیں ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے قائم مقام صدر صاحب کے لئے پاکستانی دستکاری کے نمونے کے طور پر ایک نقرئی رکابی اور Table Cover تحفتاً دی اور فرمایا کہ یہ پاکستان اور آئیوری کوسٹ کے اچھے تعلقات کی علامت ہے۔

گورنمنٹ ہاؤس سے واپسی کے بعد بارہ سے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک حضور اپنی قیامگاہ میں احباب سے ملاقات فرماتے رہے۔ ان ملاقاتوں میں جو محترم قریشی محمد افضل صاحب کی معیت میں ہوئیں اور جن میں جماعت کے مقامی عہدیدار اور مبلغین شامل تھے حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کتنے دوست عربی جانتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے عبدالحمید صاحب اور محمد ادریس صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب میں سے عربی عبارت پڑھنے کے لئے دی اور دریافت فرمایا کہ کیا آپ اسے سمجھتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور کافی حد تک سمجھتے ہیں حضور نے فرمایا آپ کے چہروں سے معلوم ہوتا ہے جیسے کسی چیز سے مرعوب ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ روایتی طور پر ہمیں بزرگوں کے احترام کا یہ طریق سکھایا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا پھر درست ہے۔

حضور نے Upper Volta جو فرانس کی سابق نوآبادی ہے کے احمدیوں کے بارے میں دریافت فرمایا کہ کتنے احمدی ہیں۔ عرض کیا گیا کہ پچاس کے قریب بالغ مرد احمدی ہیں۔ اگر عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو ۱۵۰ سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

حضور نے پوچھا آپ کو کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے۔ جواباً بتایا گیا کہ ہم لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثالث کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ ہم میں اس قدر توفیق نہ تھی کہ پاکستان جا کر زیارت کر سکتے۔ اس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے بے حد شکر گزار ہیں۔ ہم یہ عرض بھی کرتے ہیں کہ ہمارا سکول جو ہم نے اپنی مسجد میں شروع کیا ہوا ہے جگہ کم ہونے کی وجہ سے ہم زیادہ طلباء داخل نہیں کر سکتے۔ اگر ہمیں کوئی مناسب بلڈنگ خرید دی جائے تو ہم سکول کو کامیابی سے چلا سکتے ہیں۔ حضور نے مکان کے خریدنے کا اندازہ خرچ دریافت فرمایا تو بتایا کہ تین ہزار پونڈ میں موزوں مکان مل سکتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے اساتذہ کے سلسلہ میں بھی دریافت فرمایا کہ ماریشس سے بھجوائے جا سکتے ہیں۔

۴/۲۸ شام

حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد احمدیہ میں ادا فرمائیں۔ شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب مسجد میں تشریف لے گئے اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ، مکرم چوہدری سلیم ناصر صاحب، مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب اور خاکسار راقم بھی ساتھ تھے۔ حضور نے تمام احباب سے مصافحہ فرمایا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ نے خواتین سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد لاؤڈ سپیکر پر بیٹھے بیٹھے حضور نے جو ارشادات فرمائے اس کا ملخص ہدیۂ احباب ہے۔ مکرم قریشی صاحب پہلے فرانسیسی میں ترجمہ کرتے۔ فرانسیسی سے ایک دوست یہاں کی مقامی بولی "جولا" میں ترجمہ کرتے۔ حضور نے فرمایا:۔

"نائیجیریا، گھانا، سیرالیون میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت بڑھ گئی ہے۔ گھانا میں ۱۹۶۰ء کی مردم شماری کے مطابق بالغ احمدی آبادی ایک لاکھ پینتیس ہزار تھی۔ سیرالیون میں بھی آبادی کی نسبت سے ماشاء اللہ جماعت کافی زیادہ ہے۔ یہاں آئیوری کوسٹ Ivory Coast کوسٹ میں مشرکین بہت زیادہ ہیں۔ اسلام کے پہلے مخاطب مشرکین عرب ہی تھے۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مشرکین کو پہلے پیغام پہنچانا چاہیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوتِ قدسیہ اور افاضۂ روحانی کے نتیجے میں سارے مشرکینِ عرب کو اسلام کی طرف کھینچ لیا اور تھوڑے ہی عرصے میں عرب کے جزیرہ نما میں ایک عظیم انقلاب رونما ہو گیا۔ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابدی حیات دی گئی ہے۔ اپنی روحانی تاثیر کے لحاظ سے حضور آج بھی اسی طرح زندہ ہیں جس طرح چودہ سو سال پہلے۔ اگر ہم آپ کے اُسوہ پر عمل کریں اور اسلام کی حسین تعلیم مشرکوں تک پہنچائیں اور دعا کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ جس طرح اسلام کی تعلیم نے مشرکینِ مکہ کے دل میں گھر کیا تھا یہاں کے مشرکین (Pagans) بھی مسلمان نہ ہو جائیں۔

ہماری نسل پر خصوصاً ان احمدیوں پر جو یہاں رہتے ہیں فرض ہے کہ اسلام کا پیغام مشرکین اور بد مذہب لوگوں تک پہنچائیں۔ مرکز کی طرف سے قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ مع تفصیلی نوٹوں کے ربوہ سے تیار ہو کر جلد پہنچ جائے گا اور جس طرح یہاں کی جماعت نے مشورہ دیا ہے چھوٹے چھوٹے رسالے بھی فرانسیسی میں تیار کر کے بھجوائے جائینگے۔ جس وقت یہ لٹریچر یہاں پہنچ جائے اس کو آگے پہنچانا اس جماعت کا کام ہے ہم پاکستان میں بیٹھ کر اتنی دور سے یہ کام نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور جلال اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت اور وقار کے قیام کے لئے آپ کو بھیجا گیا ہے۔ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند سے جو وعدہ کیا ہے اس کے پورا ہونے کے آثار ہمیں نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اگلے بیس پچیس سال اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور کامیابی کے لئے بڑے اہم ہیں۔ مشرکوں، بدمذہبوں، مخالفوں نے حضور کی آواز کو جو ایک تنہا آواز تھی دبانے کے لئے ساری طاقت ایک جگہ جمع کر دی۔ ان کی ساری کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اسلام کا حسین چہرہ ساری دنیا میں اب ہمیں نظر آرہا ہے۔ ہر نیا دن جو احمدیت پر طلوع ہوتا ہے احمدیت کو پہلے دن کی نسبت زیادہ طاقتور پاتا ہے۔ اشتراکیت نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ دنیا سے اسلام کو مٹا دیں گے اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو (کشفی) نظارہ دکھایا کہ روس میں کثرت سے اسلام پھیل جائیگا۔ ساری دنیا میں جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے اور دہریہ بن گئے تھے احمدیت انہیں کھینچ کھینچ کر واپس لا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہے۔ آپ دعا اور تدبیر سے اللہ تعالیٰ کی خدمت کیلئے تیار ہو جائیں۔ اور اسکی برکتوں کے وارث بنیں۔"

اس کے بعد اذان ہوئی اور اس جذبہ سے دی گئی اور اللہ کا نام کچھ اس طرح بلند ہوا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان اس قدر یقین اور ایمان سے ہوا کہ دلوں پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی۔ اسکے بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد حضور واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

۴/۲۹ ۔ صبح دس بجے ہوٹل کے Pavilion میں جو تالابوں سے گھرا ہوا ہے بچوں کی دعوت کی جو ہمارے عربک سکول میں پڑھتے ہیں۔ بچوں کی تعداد ۴۸ تھی۔ ایک استانی صاحبہ بھی ساتھ تھیں۔ احباب جماعت بھی تھے۔ بچوں بچیوں نے اھلاً وسھلاً و مرحبا یا امیرالمومنین بیک آواز خوش الحانی سے بار بار پڑھا۔ پھر طلع البدر علینا والا قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا۔ حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بچوں سے مل کر بہت خوش تھے۔ بچوں نے سورہ فاتحہ، قرآن کریم کی آخری تین سورتیں خوش الحانی سے پڑھیں۔ حضور کی طرف سے بچوں کی بسکٹوں وغیرہ اور ریبون اَپ اور دیگر اسی قسم کے مشروبات سے تواضع کی گئی۔ حضور نے بچوں کے ساتھ کئی فوٹو کھنچوائے۔ یاد رہے کہ مشن ہاؤس کے زیرِ اہتمام ایک عربک سکول، ایک فرنچ عربک سکول، ایک مشنری ٹریننگ سنٹر کھولے گئے ہیں جس کا تقریباً سارا خرچ یہیں کا مشن برداشت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ دو لوکل مبلغ ہیں جن کو یہیں کا مشن ماہوار پانچ ہزار فرانک فی کس تنخواہ دیتا ہے۔ جسوقت حضور بچوں کو رخصت فرمانے لگے تو پھر سب نے مل کر فرانسیسی زبان میں اللہ تعالیٰ کی حمد خوش الحانی سے پڑھی۔ حضور نے فرمایا ریکارڈ کر لی جائے۔ ہوٹل کے ایک تالاب میں ٹیبل ٹینس کی میزیں رکھی ہوئی تھیں حضور نے مکرم قریشی صاحب سے فرمایا۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے سکول میں ایک ٹیبل ٹینس کی میز ہو۔ حضور نے اندازہ خرچ بھی دریافت فرمایا۔

۴/۲۹ ۔ جہاز کی روانگی کا وقت ایک بجکر دس منٹ تھا۔ ساڑھے بارہ رپورٹنگ ٹائم تھا۔ حضور بارہ بجے ہوٹل سے ایئر پورٹ کیلئے روانہ ہوئے۔ ایئر پورٹ پر حسبِ سابق احباب اور بہنیں حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے نائب اور جانشین اور خلیفۂ وقت کو الوداع کہنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ مکرم قریشی صاحب امیر جماعت اور مشنری انچارج، مسٹر عبداللہ کولابالی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی معیت میں مصافحہ سے مشرف ہوئے۔ ڈیڑھ بجے جہاز لائبیریا کی رابرٹس فیلڈ ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ اخویم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی طبیعت ہوا میں رطوبت کی زیادتی اور گرمی کے باعث کچھ خراب ہے کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب اور دوسرے افرادِ قافلہ برادرم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ برادرم سلیم ناصر صاحب، برادرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب، برادرم مولوی عبدالکریم صاحب اور خاکسار کی طرف سے بھی سلام قبول ہو +

حضرت مولوی محمد جلال الدین صاحب پیرکوٹی تاریخ نویس منظفر گڑھ کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی

(۳)

میاں عبدالرحمٰن صاحب پیرکوٹی اکثر سنایا کرتے کہ ایک دفعہ میں بھی آپ کے ساتھ قادیان گیا تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ ہم سیدھے حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کی دکان پر پہنچے انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کے ذریعہ حضور کی خدمت میں اطلاع بھجوائی کہ پیرکوٹ والے مولوی صاحب آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی وقت مہندی لگا رکھی تھی۔ اسی حالت میں باہر تشریف لے آئے۔ لڑکی نے آکر بتایا کہ حضور آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم گول کمرہ کی طرف چل پڑے اور چونکہ اس زمانہ میں حضرت مولوی صاحب کی نظر بند ہو چکی تھی اس لئے حضرت اقدس نے خود آگے بڑھ کر آپ سے معانقہ کیا۔ حضور کی یہ شفقت دیکھی تو حضرت مولوی صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور نہایت دردناک لہجے میں آپ نے کہا ؎

بر در آمد بندہ بگریختہ
آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

حضرت مولوی صاحب کی زبان سے یہ شعر سنا تو حضرت اقدس بھی چشم پر آب ہو گئے اور احوال پرسی کے بعد ہمارے قیام و طعام کا انتظام فرمایا۔

حکیم محمد اسماعیل صاحب پیرکوٹی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب بہت مؤدب تھے اور جب مسجد مبارک میں مجلس عرفان قائم ہوتی تو آپ اکثر پیچھے بیٹھتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی دفعہ آپ کو مخاطب کر کے فرماتے۔ مولوی صاحب آپ آگے تشریف لے آئیں۔ چنانچہ آپ اٹھ کر حضور کے قدموں میں بیٹھ جاتے آپ نہایت متدین بزرگ تھے اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اسلامی آداب کا خیال رکھتے تھے اور ارشاد خداوندی يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ پر پوری طرح عامل تھے۔

آپ میں صلہ رحمی کا جذبہ احسن طور پر پایا جاتا تھا اور آپ اپنے لواحقین کے ساتھ ہمیشہ احسان و مروت کا سلوک فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی زرخرید جائداد میں سے بھی اپنے بھائیوں کو برابر کا حصہ دیا۔ بچپن میں جب آپ کے چھوٹے بھائی میاں فضل الٰہی صاحب تحصیلدار گھر میں اطلاع دئے بغیر دہلی چلے گئے تو آپ ان کو لانے کے لئے دہلی گئے۔ یہ سفر ۱۸۶۳ء میں پیش آیا تھا اور میاں صاحب موصوف ان دنوں دہلی میں مفتی صدرالدین صاحب کے پاس مقیم تھے۔

آپ اگرچہ معروف معنوں میں قرآن کریم کے حافظ نہ تھے۔ لیکن کئی لمبی لمبی سورتیں زبانی یاد تھیں اور اکثر انہیں نماز تہجد میں پڑھا کرتے تھے بالخصوص سورۃ یاسین۔

حلیہ اور لباس

آپ کا قد لمبا، جسم منحنی اور رنگ گندمی تھا۔ آپ کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند۔ داڑھی اور سر کے بالوں کو حنا کا رنگ دیتے تھے۔ آپ کا لباس دیہاتی وضع کا ہوتا تھا۔ عام طور پر پگڑی کرتہ اور لاچہ زیب تن کرتے جوتا دیسی طرز کا پہنتے۔ آپ کا طور و طریق تصنع اور بناوٹ سے منزّہ تھا اور ارشاد قرآنی مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ پر عامل تھے۔ سادگی اور بے تکلفی آپ کی زندگی کا طرۂ امتیاز تھا۔ اور خلوص اور محبت اس کے بنیادی عناصر۔

وفات

مارچ ۱۹۰۴ء میں حضرت مولوی صاحب بعارضہ زحیر بیمار ہوئے اور چند روز صاحب فراش رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ میں گرد و نواح کے احمدی بکثرت شامل ہوئے۔ آپ پیرکوٹ کے نواحی قبرستان میں مدفون ہیں۔ آپ کی وفات کی خبر جب قادیان پہنچی تو حضرت اقدس علیہ السلام نے جمعہ کے روز خود امام ہو کر آپ کا جنازہ غائب پڑھا اور بار بار آپ کے اخلاص کا ذکر فرماتے رہے۔

آپ کے صاحبزادہ حکیم محمد اسماعیل صاحب پیرکوٹی بیان کرتے ہیں کہ میں جون ۱۹۰۴ء میں چندہ جات کی رقوم لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا والد صاحب کی وفات کا صدمہ ابھی تازہ تھا حضور کی غیر معمولی شفقت دیکھی تو میرا دل بھر آیا اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے حضرت اقدس نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

آپ کے والد صاحب نہایت ہی مخلص احمدی تھے۔ میں نے ان کا جنازہ بھی پڑھا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ ان کے نقش قدم پر چلیں"۔ حکیم صاحب کہتے ہیں کہ "وہ نہایت ہی مخلص" کے الفاظ حضور نے کئی بار دہرائے۔

اسی طرح ۲ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو بعض دوستوں کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس نے فرمایا "منشی جلال الدین (بلانوی) بھی بڑے مخلص تھے اور ان کے ہم نام (مولوی جلال الدین صاحب) پیرکوٹ والے بھی۔ دونوں میں سے ہم کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۲۸۵)

خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جیسا ممتاز خادم سلسلہ داماد عطا فرمایا جس کی زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ دین کے لئے وقف تھا۔ یعنی ۱۹۰۶ء میں آپ کی چھوٹی صاحبزادی محترمہ عزیز بخت صاحبہ کی شادی حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے ہوئی۔ جب حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے اس رشتہ کے بارہ میں استخارہ کیا تو آپ نے رؤیا میں حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو دیکھا۔ جس کی آپ کو یہ تفہیم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعلق اس علاقہ میں دین کے کامل ظہور کا موجب ہوگا۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا۔ پیرکوٹ میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے ایک حد قیام کرنے کی وجہ سے احمدیت کا پیغام اس علاقہ میں دور دور تک پہنچ گیا اور کئی افراد کو قبول حق کی توفیق ملی۔ ایک دفعہ مانگٹ اونچے تحصیل حافظ آباد میں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ آپ کا مناظرہ بھی ہوا جس کے نتیجہ میں پچاس آدمیوں نے احمدیت قبول کی (بدر ۱۱ر مئی ۱۹۱۱ء) اسی طرح کوٹ تارڑ میں مولوی محمد حسین صاحب سے آپ کا مباحثہ ہوا۔ جس میں چوہدری سردار خاں صاحب رئیس بجا کا کھیاں نے قبول احمدیت کا اعلان کیا اور چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر پولیس نے چشم پر آب ہو کر بر سر اجلاس کہا کہ جو جواہر ہمیں آج مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے ملے ہیں وہ کبھی نہیں دیکھے۔

(الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۲ء)

آپؓ کی اولاد

حضرت مولوی صاحب نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی بیوی کے بطن سے ایک لڑکا ہوا اور دوسری کے ہاں گیارہ بچے پیدا ہوئے تھے۔ جن میں سے تین چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور باقی نے طبعی عمر پائی آپ کی ساری نرینہ اولاد کو صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ میاں شہاب الدین صاحب غالباً سن وفات ۱۹۳۳ء ہے۔

۲۔ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ سن وفات معلوم نہیں۔

۳۔ حکیم محمد حیات صاحب غالباً ۱۹۴۲ء میں وفات پائی۔ قیام خلافت ثانیہ کے آپ منکرین خلافت میں شامل ہو گئے اور تا وفات انہی سے منسلک رہے

۴۔ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ۔ سن وفات معلوم نہیں۔

۵۔ میاں محمد اسحاق صاحب۔ غالباً ۱۹۳۹ء میں فوت ہوئے۔

۶۔ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب۔ آپ لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ پیرکوٹ کے پریذیڈنٹ رہے۔ نیز آنریری انسپکٹر بیت المال اور آنریری انسپکٹر تبلیغ کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے۔ آپ کی وفات ۱۹۶۸ء میں ہوئی۔

۷۔ میاں عبداللہ خان صاحب۔ ۱۹۲۴ء میں فوت ہوئے۔

۸۔ میاں عبدالرحمٰن صاحب۔ آپ ۱۹۶۰ء میں فوت ہوئے کچھ عرصہ سلسلہ کے مبلغ بھی رہے۔

۹۔ محترمہ عزیز بخت صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ بقیہ حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر و صحت میں برکت دے اور دینی اور دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

میرے بچے عزیزہ امۃ المعبود اور امۃ القیوم بیمار ہیں۔ بعض دیگر پریشانیاں بھی ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہماری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(بیگم ناصر محمد خان فیض کراچی)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں

تقریب جلسہ سیرۃ النبیؐ

۱۷ مئی بروز اتوار تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور مہمانِ خصوصی تھے جو شدید گرمی کے باوجود ازراہِ نوازش کالج کی درخواست پر میجر عبد اللہ صاحب مہار کی معیت میں بذریعہ کار لاہور سے تشریف لائے۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآنِ پاک سے شروع ہوئی۔ پھر پرنسپل صاحب کالج نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی کہ ہمارا یہ اجتماع سیرت رسول کے بیان کرنے کے لئے ہے اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حصولِ علم کی خاص تاکید فرمائی ہے اس لئے اس تعلیمی ادارہ میں فرسٹ اور سیکنڈ رہنے والے طلباء کو مہمانِ خصوصی سیرۃ رسول کے جلسہ کے بعد انعامات تقسیم فرمائیں گے۔

اس کے بعد کالج کے طلباء محمد اقبال۔ مبشر احمد۔ عزیز احمد اور محفوظ احمد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر عمدہ تقاریر کیں۔ طلباء کی تقاریر کے بعد قاضی محمد بشیر صاحب لیکچرار کالج نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے اکتساب فیض روحانیہ میں سب سے بڑھ گئے۔ اسی طرح آپ افاضہ کمالات میں بھی سب سے بڑھ گئے۔ اور یہی مقام خاتمیت ہے۔

اس کے بعد محترم صدر و مہمانِ خصوصی چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے ایک پُر مغز لیکچر دیا جس میں آپ نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بنے۔ تخلّقوا باخلاق اللّٰہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام بشریت کے لئے اسوہ حسنہ تھے۔ اور آپؐ ہی اس کائنات کے ظہور کی علتِ غائیہ ہیں۔ آپ نے ہر مشکل میں خدا تعالےٰ پر کامل بھروسہ رکھا اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو برائے ختمِ نبوت مبعوث فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ بشر کو مقامِ عروج پر پہنچایا۔

پھر آپ نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنا اُسوہ بنائیں اور حصولِ علم و عرفان کے لئے اپنی تمام طاقتیں خرچ کریں۔

مہمانِ خصوصی کی تقریر کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں لائی گئی اور محترم چوہدری صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

آخر میں پرنسپل صاحب نے مہمانِ خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے سیکنڈ ایر کے طلباء کو نصیحت کی کہ کامیابی کا یہی نسخہ ہے کہ ہر حال میں خدا سے تائید و نصرت چاہو اور نبیؐ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہو۔

پرنسپل صاحب نے سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ سیرت کے جلسوں کی غرض یہ نہیں کہ محض باتیں سنو اور بھول جاؤ حقیقی غرض یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور احکام کے مطابق ڈھالیں۔ اس کے بعد آپ نے بتایا کہ امسال انشاء اللہ اس ادارہ میں ڈگری کلاسز کا اجراء کیا جائیگا۔

دعا پر جلسہ برخواست ہؤا اور سیکنڈ ایر کے طلباء کو الوداعی پارٹی دینے کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

(نامہ نگار)

درخواستِ دعا

میرے شوہر محمد اسحٰق صاحب میر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ریلوے پولیس مغل پورہ لاہور ان دنوں شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمام بھائی بہنوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(بیگم میر محمد اسحٰق مغلپورہ لاہور)

امانت تحریکِ جدید

کے متعلق

سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریکِ جدید کی اہمیت و افادیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدِّنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ تحریکِ جدید میں رکھوائیں۔ مَیں تو جب تحریکِ جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب کرام حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے امانت فنڈ تحریکِ جدید کی اہمیت کے پیشِ نظر اپنی جملہ رقوم امانت تحریکِ جدید ربوہ میں جمع فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریکِ جدید۔ ربوہ)

ضرورتِ سرمایہ

چالو حالت میں لمیٹڈ ادارہ کو
کاروبار میں توسیع کے لئے
منافع پر سرمایہ درکار ہے
خواہش مند احباب اِس پتہ پر لکھیں
م۔ معرفت مینجر الفضل ربوہ

وقارِ عمل

(۱) مورخہ ۱۳ ہجرت بروز بدھ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قریب خدام الاحمدیہ ربوہ نے ایک وقارِ عمل منایا۔ ۷ حلقہ جات کے ۱۴۵ خدام شامل ہوئے۔ یہ وقارِ عمل شام پانچ بجے سے سات بجے تک جاری رہا۔ ایک وسیع پلاٹ کو کسی قدر ہموار کیا گیا۔ وقارِ عمل کے آخر میں مکرم مہتمم صاحب وقارِ عمل نے خدام سے مختصر سا خطاب فرمایا اور مکرم قائمقام مہتمم صاحب مقامی نے دعا کرائی۔

(۲) مورخہ ۱۵ ہجرت بروز جمعہ نمازِ فجر کے بعد اُسی جگہ پر پھر ایک وقارِ عمل ہؤا جس میں ۷ حلقہ جات کے ۱۳۵ خدام نے شرکت کی۔ یہ وقارِ عمل ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ خدام نے قریب ہی ایک جگہ سے مٹی اُٹھا اُٹھا کر اس پلاٹ کے گڑھوں کو پُر کیا۔ اِس وقارِ عمل میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ حلقہ دارالصدر جنوبی اور ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے خدام نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

(ناظم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

وصایا

ضروری نوٹ :۔ ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان ال دیگر ٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۱۵

میں سردار بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۔ ۳۰۰/۔ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ سردار بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد گھٹیالیاں بررستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :۔ سید غلام احمد شاہ صدر جماعت گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد :۔ چوہدری بشیر احمد خاوند موصیہ گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۶

میں تسنیم ظفر ولد ڈاکٹر ظفر غوری صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت ۲۴/۶۵ ساکن لاہور۔ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زمین سکنی واقع دارالعلوم ربوہ مالیتی ۔۔۔ ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/۔ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ تسنیم ظفر ولد ڈاکٹر ظفر غوری صاحب۔ سلطان احمد روڈ۔ رحمان پورہ لاہور۔

گواہ شد :۔ اعجاز احمد عثمانی سٹریٹ نمبر ۹ رحمان پورہ لاہور

گواہ شد :۔ عبدالقادر صدر مجلس موصیان رحمان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۸

میں منزل بیگم بیوہ ماسٹر محمد نذیر خان صاحب مرحوم قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت خلافت ثانیہ ساکن لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر۔ جو خاوند مرحوم کو معاف کر دیا ہوا ہے ۔ ۵۰۰/۔ روپے

۲۔ ایک کوٹھی واقع ماڈل ٹاؤن لاہور مالیتی ۔۔۔ ۴۰۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/۔ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :۔ منزل بیگم ۷۹/جے ماڈل ٹاؤن لاہور

گواہ شد :۔ قمر احمد قریشی سیکرٹری مال ماڈل ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد :۔ مرزا اسلم بیگ داماد موصیہ ۷۹/جے ماڈل لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۹

میں نسیم رشید ملک زوجہ رشید الدین انور صاحب قوم ککےزئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونیاں ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۱۰۰۰

۲۔ رسٹ واچ مالیتی ۔۔۔ ۸۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :۔ نسیم رشید ملک زوجہ ملک رشید الدین صاحب انور سلازم نیشنل بنک آف پاکستان۔ چونیاں ضلع لاہور

گواہ شد :۔ ملک رشید الدین انور صدر جماعت احمدیہ چونیاں ضلع لاہور

گواہ ملک صفی اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۲۰

میں عبدالکریم ولد فرمان علی صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۵۷ء ساکن ظفرآباد لاہینی ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۹۰/۔ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :۔ عبدالکریم بمقام ظفرآباد لاہینی ۔۔۔۔۔۔ براستہ ٹنڈو الہ یار۔ ضلع حیدرآباد سندھ

گواہ شد :۔ مقبول احمد ولد چوہدری عطاء اللہ ظفرآباد لاہینی۔ ضلع حیدرآباد سندھ

گواہ شد :۔ محمد جمال ولد محمد اسماعیل انسپکٹر بیت المال ربوہ

مسل نمبر ۲۰۰۲۱

میں امۃ اللطیف زوجہ مرزا اسلم بیگ صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۵۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولے مالیتی ۔۔۔ ۱۴۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :۔ امۃ اللطیف ۷۹/جے بلاک ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

گواہ شد :۔ قمر احمد قریشی سیکرٹری مال حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

گواہ شد :۔ مرزا اسلم بیگ خاوند موصیہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

رسول کریمؐ نے اللہ تعالیٰ پر جس کامل یقین اور ایمان کا مظاہرہ فرمایا وہ موسیٰؑ کے واقعہ سے کہیں شاندار ہے

ہجرت کے وقت انتہائی خطرات میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود آپؐ سے توکّل کا بے مثال نمونہ ظاہر ہوا

(۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیات فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے نکلے تو وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے جسے بائیبل نے اپنی شاعرانہ زبان میں لاکھوں بنا دیا ہے مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا۔ اور گو وہ ایک آدمی بھی اپنے ایمان کے لحاظ سے سوا لاکھ پر بھاری تھا مگر بہرحال وہ فردِ واحد ہی تھا کوئی بڑی بھاری جمعیت اس کے ساتھ نہیں تھی۔ پھر موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے بھاگنے کے لئے ایک کھلا راستہ تھا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس جگہ چھپے ہوئے اس میں سے نکلنے کا اَور کوئی راستہ نہ تھا مگر باوجود اس کے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا اور باوجود اس کے کہ دشمن سے بھاگنے کا آپؐ کے سامنے کوئی راستہ نہیں تھا اور پھر آپؐ بالکل نہتے تھے آپؐ نے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھا اور فرمایا۔ ابوبکرؓ! غم مت کرو۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (توبہ آیت ۴۰) یقیناً ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو صرف یہ کہا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ یقیناً مجھے کامیابی کا راستہ دکھائے گا لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فرما کر حضرت ابوبکرؓ کو بھی اپنے وجود میں مدغم کر لیا اور فرمایا کہ جس طرح مجھے خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہے اسی طرح تمہیں بھی خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہے اس لئے گھبراہٹ اور تشویش کی ضرورت نہیں۔

پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ فرعون نے جب موسیٰؑ کا تعاقب کیا تو اس نے موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ لیکن جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں مکہ والے نکلے تو خدا نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور نہ صرف وہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ انہیں اپنی آنکھوں سے بھی دیکھنے کی خدا تعالیٰ نے ان کو طاقت نہ دی اور اس طرح کھلی طور پر خدا تعالیٰ نے ان کو خائب و خاسر کیا۔ اور اگر کسی شخص نے آپؐ کو دیکھ بھی لیا جیسا کہ سراقہ نے آپؐ کو مدینہ جاتے وقت دیکھ لیا تھا تو خدا تعالیٰ نے اسے اس وقت تک واپس نہیں آنے دیا جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپؐ کی صداقت کا نشان اس نے نہیں دیکھ لیا۔ گویا دشمن صرف ایک مقام پر آپؐ کو دیکھنے میں کامیاب ہؤا مگر اس مقام پر بھی وہ دشمن کی کامیابی نہیں تھی بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی تھی کیونکہ دشمن نے آپؐ کو گھائل نہیں کیا بلکہ آپؐ نے دشمن کو گھائل کیا اور پیشتر اس کے کہ وہ واپس لوٹتا وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور آپؐ کی عظمت کا قائل ہو چکا تھا گو اسلام میں وہ فتح مکہ کے موقع پر داخل ہؤا۔ (اصابہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۵)

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۳۷، ۳۳۸)

درخواستِ دعا

مکرم جناب محمد یعقوب صاحب سیکرٹری تحریکِ جدید سرگودھا چھاؤنی سے تحریر فرماتے ہیں:-

"میری بچی عزیزہ امۃ القدیر کے دونوں پاؤں کا آپریشن ہؤا تھا۔۔ پلستر ۲ ماہ لگا رہنے کی وجہ سے بچی ابھی بالکل چل نہیں سکتی بلکہ کھڑی بھی نہیں ہو سکتی۔"

قارئینِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزہ کو مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ ہجرت۔ کل مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم فرمایا ہے اور یہ کہ دارالہجرت ربوہ کو غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو روبراہ لانے کے سلسلہ میں خاص اہمیت عطا فرمائی ہے اہلِ ربوہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں ربوہ کو روحانی اور معاشرتی لحاظ سے صحیح معنوں میں ایک مثالی شہر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے احادیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی رُو سے ثابت کیا کہ ایک شہر میں روحانی لحاظ سے مساجد کو اور دُنیوی کاروبار کے لحاظ سے بازاروں کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ روحانی اور معاشرتی لحاظ سے مساجد اور بازاروں کے حقوق کا خیال رکھنا ازحد ضروری ہوتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں مساجد اور بازاروں کے حقوق و آداب پر علیحدہ علیحدہ تفصیل سے روشنی ڈالی اور اہلِ ربوہ کو ان حقوق و آداب کو پورے تعہد اور التزام سے بجا لانے کی تلقین فرمائی۔ خطبۂ ثانیہ کے دوران آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا حالیہ سفرِ مغربی افریقہ غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم کی ایک نہایت ہی اہم کڑی ہے اور پھر اس کے طیب و شیریں ثمرات اور نہایت درجہ خوشکن نتائج و اثرات کی طرف اشارہ کر کے احباب کو اس سفر کے غیر معمولی طور پر بابرکت ہونے اور حضور کی مرکزِ سلسلہ میں بخیر و عافیت مراجعت کے لئے مسلسل دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی نیز حضور کے اس تاریخی سفر سے متعلق الفضل میں شائع ہونے والی کیبل گراموں اور رپورٹوں کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس طرح خدمتِ اسلام کے نئے عزائم سے مالا مال ہونے کی پُرزور تحریک فرمائی۔

ربوہ ۔۔۔ ۵/۲۷ کو شام چھ بجے وکالتِ تبشیر کی طرف سے مندرجہ ذیل مبلغین کے اعزاز میں دعوت دی گئی جس میں تحریکِ جدید کے وکلاء اور صیغہ جات کے افسران نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائمقام وکیل اعلےٰ تحریکِ جدید نے دعا کرائی:-

(۱) مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر (۲) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری (۳) مکرم مولوی غلام احمد صاحب (۴) مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور (۵) مکرم مولوی بشیر احمد شمس صاحب (۶) مکرم مولوی مبارک احمد ساقی صاحب (۷) مکرم مولوی داؤد احمد حنیف صاحب (۸) مکرم مولوی محمد شفیق قیصر صاحب (۹) مکرم قریشی مقبول احمد صاحب (۱۰) مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی (۱۱) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل منیر صاحب (۱۲) مکرم مولوی ناصر احمد صاحب۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مبلغینِ کرام کو بیش از پیش خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر، ربوہ)

جلسہ یومِ خلافت

جماعتیں ۲۷ مئی سے ۳۱ مئی تک جس دن سہولت سمجھیں یوم خلافت کا جلسہ منعقد کریں اور خلافت کی اسلامی حیثیت اور برکات پر تقاریر کی جائیں اور خلافت احمدیہ پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے افرادِ جماعت کو تلقین کی جائے۔ جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴